سوال

(490) ہیجڑا کے شرعی احکام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں پیدائشی طورپر ایک ہیجڑاہوں۔ میری شکل وصورت ،چال ڈھال اورجسمانی ساخت وپرواخت انتہائی طورپر لڑکیوں سے مشابہہ ہے میرانام لڑکیوں والااورلباس بھی لڑکیوں والاپہنتاہوں۔ میرے سر کے بال لڑکیوں کی طرح لمبے اورخوبصورت ہیں۔ ایک آواز ہے جولڑکیوں سے قدرے بھاری ہے۔مجھے دیکھنے والالڑکی ہی خیال کرتا ہے۔ میرے ساتھ یہ حادثہ ہواکہ میراگروعدالتی کارروائی کے ذریعے مجھے میرے والدین سےچھین کرلے آیاتھا۔ میں بچپن سے اب تک گروکی صحبت میں اوراسی کی زیرتربیت رہاہوں ،اس لئے ناچ گانے کاپیشہ اپناناایک فطرتی بات تھی ،تاہم میں شروع ہی سے اس کاربدکونفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا،اب جبکہ میراگرومرچکا ہے اورمیں آزاد ہوں۔ میری عمرتیس بتیس سال کے قریب ہے، لیکن میں اپنے گروکے مکان میں دوسرے ہیجڑے ساتھیوں کے ساتھ رہتاہوں۔مجھے اس پیشہ سے جنون کی حدتک نفرت ہوچکی ہے، میں نے عزم کرلیاہے کہ میں اس پیشہ اورہیجڑوں سے کنارہ کش ہوجاؤں اوراپنی توبہ کاآغازحج بیت اللہ کی سعادت سے کرناچاہتاہوں۔ میری الجھن یہ ہے کہ میں مردوں کی طرح حج کروں یاعورتوں کی طرح ۔کتاب وسنت کے مطابق میری الجھن حل کریں مجھے اس بات کاعلم ہے کہ اگرمیں مردوں کی طرح حج کروں تومجھے احرام باندھنا ہوگااورمجھے بدن کاکچھ حصہ ننگارکھناہوگا،اس کے علاوہ سرکے بال بھی منڈوانا ہوں گے، لیکن سچی بات ہے کہ میرے لئے یہ امربہت مشکل ہوگا۔جس سے مجھے خوف آتا ہے بلکہ تصورکرکے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ جبکہ عورتوں کی طرح حج کرنے میں مجھے آسانی ہی آسانی ہے، کیونکہ میں نے اب تک عمر کاتمام حصہ عورتوں کی طرح گزاراہے اورجنسی طورپرمردانہ خواہش کبھی بھی میرے دل میں نہیں ابھری، بعض علما سے دریافت کرنے سے الجھن کاشکارہوچکاہوں کہ کیاکروں اورکیانہ کروں،مجھے کسی نے کہا ہے کہ اگرتم مسئلہ کاصحیح حل چاہتے ہوتوکسی وہابی عالم کی طرف رجوع کرو، اس لئے میں نے آپ کی طرف رجوع کیا ہے۔مجھے جلدی اس کاجواب دیا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قدرطویل سوال کے باوجودبعض اموردریافت طلب ہیں،تاہم جواب پیش خدمت ہے۔ اس سلسلہ میں چندباتیں ملاحظہ کریں:

اولاً: گروکاوالدین سے عدالتی کارروائی کے ذریعے چھین کرلے آناانتہائی محل نظر ہے، کیونکہ ایساکوئی قانون نہیں ہے جس کا سہارالے کرعدالتی کارروائی کے ذریعے اس ''مخلوق ''کواس کے والدین سے زبردستی چھینا جھپٹی کی جاسکے۔ یقینااس میں والدین کی مرضی شامل ہوگی،جس کے متعلق وہ جوابدہ ہوں گے۔ایسے متعددواقعات ہمارے مشاہدے میں ہیں کہ اس جنس کے گروحضرات والدین سے انہیں لینے آئے، لیکن والدین نے انکارکردیااورانہیں دینی مدرسہ میں داخل کرایا۔ دینی تعلیم کایہ اثرہواکہ وہ گانے بجانے کادھنداکرنے کے بجائے دین اسلام کی تبلیغ واشاعت کافریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

ثانیاً : اس کام سے صرف نفرت ہی کافی نہیں ہوگی، بلکہ فریضہ حج کا انتظار کئے بغیر فوراًاس سے توبہ کی جائے ۔اپنے ساتھیوں سے الگ ہو جانا چاہیے، کیونکہ موت کا کوئی پتہ نہیں کب آجائے ،اخروی نجات کےلئے برے کام سے صرف نفرت ہی کافی نہیں، بلکہ اسے اللہ کی بارگاہ میں ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے چھوڑدیناضروری ہے ۔ پھر نیک اعمال نماز ،روزہ وغیرہ سے اس کی تلافی کرنا بھی لازمی ہے ۔ اس بنا پر سائل کوہماری نصیحت ہے کہ وہ فوراًاس کام سے باز آجائے اوراپنے ہم پیشہ ساتھیوں سے کنارہ کش ہوکراخروی نجات کی فکر کرے ۔

ثالثاً : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدمبارک میں یہ جنس موجود تھی، بعض کے نام بھی ملتے تھے کہ وہ معیت ،نافع ،ابوماریہ الجنّہ اورمابور جیسے ناموں سے پکارے جاتے تھے ۔ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرائع اسلام اداکرتے تھے ۔ نمازیں پڑھتے ،جہادمیں شریک ہوتے اوردیگرامور خیر بھی بجالاتے تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے متعلق پہلے یہ خیال کرتے تھے کہ یہ بے ضرر مخلوق ہے ۔ آدمی ہونے کے باوجودانہیں عورتوں کے معاملات میں چنداں دلچسپی نہیں ہے ۔اس لئے آپ ازواج مطہرات کے پاس آنے جانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے ، لیکن جب آپ کوپتہ چلاکہ انہیں عورتوں کے معاملات میں خاصی دلچسپی ہی نہیں بلکہ یہ لوگ نسوانی معلومات بھی رکھتے ہیں، توآپ نے انہیں ازواج مطہرات اوردیگر مسلمان خواتین کے ہاں آنے جانے سے منع فرما دیا، بلکہ انہیں مدینہ بدرکرکے روضہ خاخ ، حمرآء الاسد اور نقیع کی طرف آبادی سے دور بھیج دیا،تاکہ دوسرے لوگ ان کے برے اثرات سے محفوظ رہیں ۔ [صحیح بخاری ، المغازی : ۴۲۳۴]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو حکم دیاکہ انہیں بے ضررخیال کرکےاپنے پاس نہ آنے دیں ، بلکہ انہیں گھروں میں داخل ہونے سے روکیں۔ [صحیح بخاری ،النکاح :۵۲۳۵]

رابعاً : واضح رہے کہ مخنث بنیادی طورپر مردہوتا ہے، لیکن مردمی قوت سے محروم ہونے کی وجہ سے عورتوں جیسی چال ڈھال اورادا وگفتاراختیارکئے ہوتا ہے ۔ یہ عادات اگرپیدائشی ہیں توانہیں چھوڑنا ہوگا، اگرپیدائشی نہیں بلکہ تکلف کے ساتھ انہیں اختیارکیاگیا ہے تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اختیار پرلعنت فرمائی ہے کہ ''وہ مردجوعورتوں جیسی چال ڈھال اوروہ عورتیں جومردوں جیسی وضع قطع اختیارکریں اللہ کے ہاں ملعون ہیں ۔'' [صحیح بخاری ، اللباس : ۵۸۸۶]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسا مخنّث لایاگیا جس نے عورتوں کی طرح اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے ۔ آپ سے عرض کیاگیاکہ یہ ازخودعورتوں جیسی چال ڈھال پسندکرتاہے توآپ نے اسے مدینہ بدرکرکے علاقۂ نقیع میں بھیج دیا،جہاں سرکاری اونٹوں کی چراگاہ تھی ۔ آپ سے کہاگیا اسے قتل کر دیا جائے ۔ آپ نے فرمایاکہ ''مجھے نمازیوں کوقتل کرنے سے منع کیاگیا ہے ۔'' [ابوداؤد، الادب : ۴۹۲۸]

البتہ خنثیٰ اس سے مختلف ہوتا ہے، کیونکہ فقہا کے ہاں اس کی تعریف یہ ہے کہ ''جومردانہ اورزنانہ آلات جنسی رکھتا ہویا دونوں سے محروم ہو۔'' [المغنی لابن قدامہ، ص : ۱۰۸، ج ۹]

بلوغ سے پہلے اس کے لڑکے یالڑکی ہونے کی پہچان اس کے پیشاب کرنے سے ہوسکتی ہے اوربلوغ کے بعداس کی داڑھی یاچھاتی سے پہچانا جاسکتا ہے ۔ بہرصورت وہ شرعی احکام کاپابندہے ، اگرمرد ہے تومردوں جیسے اوراگر عورت ہے توعورتوں کے احکام پر عمل کیاجائے ۔

خامساً : صورت مسئولہ میں جس طرح تفصیل بیان کی گئی ہے ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل لڑکی ہے اوراس پر عورتوں جیسے احکام لاگوہوں گے ، لیکن حقیقت حال وہ خودہی بہتر جانتا ہے کہ اگروہ مرد ہے اورعورتوں جیسی شکل وصورت اختیارکی ہے جواس کے گروکی صحبت اورتربیت کانتیجہ ہے تواسے اس شکل وصورت کویکسر ختم کرناہوگا، کیونکہ اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح عورتوں کاروپ دھارنے والے پرلعنت فرمائی ہے اوراگروہ حقیقت میں عورت ہی ہے ، نیزگروکی مجلس نے اس کی نسوانیت کو دو آتشہ کردیاہے تب بھی اسے یہ کام ختم کرناہوں گے اورمسلمان عورتوں کی طرح چادراورچاردیواری کاتحفظ کرنا ہوگا، تاہم احتیاط کا تقاضاہے کہ حج کےلئے عورتوں جیسااحرام اختیارکرے ، یعنی عام لباس پہنے ،اپنے چہرے کو کھلارکھے ،تاہم اگرکوئی اجنبی سامنے آجائے توگھونگھٹ نکالے ، جیساکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان کتب حدیث میں مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں ہوتیں اورقافلے ہمارے پاس سے گزرتے جب وہ ہمارے سامنے آجاتے توہم اپنی چادریں اپنے چہروں پر لٹکالیتیں اورجب

وہ گزر جاتے تو ہم انہیں اٹھا دیتیں۔ [ابوداؤد، المناسک:۱۸۳۳]

اس کے علاوہ محرم کی بھی پابندی ہے کہ وہ اپنے کسی محرم کے ساتھ یہ مبارک سفر کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اس کی بیوی کے ساتھ سفر حج پر روانہ کیا تھا جبکہ وہ جہاد میں اپنا نام لکھوا چکا تھا، اس لئے سائل کو حج پر جانے کے لئے اپنے کسی محرم کا انتخاب بھی کرنا ضروری ہے، اگر اسے اپنے کسی محرم کا پتہ نہیں ہے، جیسا کہ سوال میں بیان کردہ صورت حال سے واضح ہوتا ہے تو اسے چاہیے کہ چند ایسی عورتوں کی رفاقت اختیار کرے، جن کے محرم ان کے ساتھ ہوں، اسے اکیلی عورتوں یا اکیلے مردوں کے ساتھ سفر کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:482